مقدس تحریر والے کاغذات ردّی میں بیچنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ ربیع الثانی 1441ھ

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم کاپیاں، ردّی، کاغذ وغیرہ ایک کمپنی سے سترہ (17) روپے کے حساب سے خریدتے ہیں اور پھر اُنیس (19) روپے کے حساب سے آگے بیچ دیتے ہیں۔ اگر ہم اس کے پاس پچاس ہزار (50000) روپے رکھوادیں تو ہمیں بارہ، تیرہ (12,13) روپے کے حساب سے ردّی مل جائے گی، یوں ہمیں اچھا خاصہ فائدہ ہو جائے گا۔ کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سب سے پہلے تو سوال یہ ہے کہ آپ کون سی ردّی خرید رہے ہیں؟ اسلامیات کی کاپیاں جن میں آیات لکھی ہوں گی احادیث لکھی ہوں گی اسی طرح اردو کی کتابوں میں بھی دینی مضامین ہوتے ہیں اور بہت سارا ایسا مواد ہوتا ہے جو دینیات پر مشتمل ہوتا ہے ایسی چیزوں کو ردّی میں بیچنے اور خریدنے کی گنجائش کیسے ہو سکتی ہے؟ کئی اخبارات میں بھی آیات، ان کا ترجمہ، احادیث اور دیگر مقدس کلمات لکھے ہوتے ہیں اور کتنی بڑی بے حسی ہے کہ مسلمان ان مقدس لکھائی والے کاغذات کو ایسی جگہ استعمال کر رہے ہوتے ہیں جہاں ان کا ادب و احترام بالکل نہیں پایا جاتا حالانکہ خود حروف بھی قابلِ تعظیم ہیں۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نفسِ حروف قابلِ ادب ہیں اگرچہ جدا جدا لکھے ہوں جیسے تختی یا وصلی پر، خواہ ان میں کوئی برا نام لکھا ہو جیسے فرعون، ابوجہل وغیرہما تاہم حرفوں کی تعظیم کی جائے اگرچہ ان کافروں کا نام لائق اہانت و تذلیل ہے۔ حروفِ تہجی خود کلام اللہ ہیں کہ ھُود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر نازل ہوئے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج23، ص336، 337)

پوچھی گئی صورت میں بھی جب معلوم ہے کہ یہ ردّی پکوڑے بیچنے والوں اور پرچون والوں کو بیچی جائے گی جس کی پڑیا بنا کر وہ اس میں سامان بیچیں گے تو یہاں اس تحریر کا احترام تو نہیں پایا جائے گا حالانکہ حروفِ تہجی (Alphabets) کا

بھی احترام کرنے کا حکم ہے پھر اگر وہ لکھائی دینیات پر مشتمل ہے تو اور زیادہ احترام کرنا ہوگا۔ لہٰذا اولاً تو آپ اپنے کاروبار (Business) پر غور کریں کہ اس میں کیا ہوتا ہے اور جو بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کریں۔

بالفرض ردّی نہ ہو بلکہ کوئی اور چیز ہو تب بھی یہ جائز نہیں کہ خریدنے والا ایک بڑی رقم بیچنے والے کے پاس رکھوا دے اور اس کی وجہ سے اس کو مال سستا دے دیا جائے کیونکہ جو رقم رکھوائی ہے وہ قرض ہے اور قرض کی وجہ سے سستا دینا سُود ہے، لہٰذا یہ طریقہ جائز نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net